

شرح : میرے دل میں لاکھوں گرہیں پڑی ہوئی تھیں، لیکن ہر گرہ کھل گئی۔ اور اس پیمانے پر کھلی کہ میرے لیے اسے یوں کھولنا ممکن نہ تھا یہ بات میری دسترس سے باہر تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ میرا دل اس طرح منقبض، بھنچا ہوا، سکڑا ہوا اور ناخوش تھا کہ اسے ایسا قفل کہہ سکتے ہیں، جس کی کوئی کنجی نہ تھی۔ اب یہ کھل گیا۔ کس نے کھولا؟ کب کھولا؟ کیونکر کھولا؟

مقصود یہ ہے کہ بادشاہ نے حسن تربیت سے کھول دیا۔

یہ استفہام سوال کی غرض سے نہیں، تعجب اور خوشی کی غرض ہے۔

۲۱۔ لغات۔ کھلا : توجہ کی، التفات کیا۔

شرح : اگر سخنور بادشاہ نے مجھے توجہ سے نوازا تو میں معنی کے باغ کی بہار دکھاؤں گا، یعنی ایسے شجر کہوں گا کہ سننے اور پڑھنے والے کو یقین ہو جائے، باغ معنی میں بہار آگئی۔

۲۲۔ لغات : طبلہ : ڈوبا، صند و مچہ۔

عنبر : ایک خوشبودار چیز، جو سمندر سے نکلتی ہے۔

شرح : جہاں میرا سانس غزل پڑھنے میں مشغول ہو، یعنی غزل خوانی شروع کرے، لوگ سمجھیں کہ عنبر کا ڈبّا کھل گیا ہے، جس کی خوشبو سے فضا ہلک اٹھی ہے۔

غزل

۲۳۔ لغات۔ کنج : گوشہ، یہاں قفس کا گوشہ مراد ہے۔

شرح : کتنے انوس کا مقام ہے کہ میں قفس کے گوشے میں یوں بیٹھا رہوں اور پر کھلے ہوئے ہوں۔ کاش قفس کا دریچہ کھلا ہوتا اور میں باغ کی فضا میں اڑنے کا لطف اٹھاتا۔